آج کل کے حالات کے پیشِ نظر مسلمانوں کو اپنے مالکِ حقیقی کے حضور سچی "توبہ و استغفار" کی سخت ضرورت ہے، اِسی ضرورت کا احساس بیدار کرنے کیلئے یہ کتابچہ شائع کیا جا رہا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ سے ہمارا تعلق مضبوط ہو اور رحمتوں و برکتوں کا نزول ہو۔ (ارمان)

از قلم:

شیخ العرب والعجم قطب العالم مظہر الانام مظہر الاسلام عارف باللہ حلیم الامت مخدوم الملت حکیم العصر محبوب العلماء والصلحاء

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر میاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(مہتمم جامعہ اشرف المدارس وخانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی)

فرزند و جانشین — شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

وخلیفہ مجازِ بیعت — شیخ المشائخ محی السنہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

حسبِ خواہش:
پیرِ طریقت عارفِ وقت حضرت اقدس شاہ ڈاکٹر عبد المقیم صاحب دامت برکاتہم

تخریج و پیشکش:
خاکپائے اختر و مظہر
محمد ارمغان ارمان

ناشر: خانقاہِ اشرفیہ اختریہ مقیمیہ
فاروقہ ضلع سرگودھا 0301/0335-6750208
ehyaussunnah@gmail.com
www.ehyaussunnah.blogspot.com

توبہ کرو قبل اس کے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وِيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّئٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ بَشَّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ، اَمَّا بَعْدُ!

آج کل اس دَورِ فتن میں ہم لوگ رُوحانیات سے کٹ کر مادّیات کی طرف دوڑ رہے ہیں جس کی بناء پر اعمالِ صالحہ سے غفلت اور گناہوں کی طرف رَغبت بڑھتی جارہی ہے، لاکھوں افراد ایسے ہیں کہ جو اپنے دعویٰ میں مسلمان ہیں لیکن گناہوں میں سَر سے پاؤں تک ڈوبے ہوئے ہیں، فِسق و فجور میں اس حد تک آگے جاچکے ہیں کہ گناہوں کے ترک کرنے اور توبہ و استغفار کا تصور بھی نہیں کرتے۔ اس کے بعد ان کے دل میں خیالات ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ اَب ہماری توبہ ہی کیا قبول ہوگی؟ حالانکہ حق تعالیٰ شانہٗ کا اِرشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّئٰتِ

(سورۃ الشوریٰ:۲۵)

”وہ ایسا مالک ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور تمام گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے“۔

اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ رحیم و کریم ہے، وہ اَرحم الراحمین ہیں، اس کی رحمت سے کبھی نا اُمید نہ ہوں، برابر توبہ کا اہتمام کرتے رہیں، گناہ ہو جائے پھر فوراً توبہ کریں۔ مولانا شاہ وصی اللہ صاحب یہ شعر پڑھا کرتے تھے

ؔ ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گِر پڑے، گِر کر اُٹھے، اُٹھ کر چلے

”صغائر“ کی مغفرت تو اعمالِ صالحہ سے بھی ہوسکتی ہے، لیکن ”کبائر“ کی مغفرت مشروط ہے توبہ کے ساتھ۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ مغفرت کی خوشخبری سن کر گناہوں پر جرأت کرنا اس خیال سے کہ ”مَرنے سے قبل توبہ کرلیں گے“ بہت بڑی حماقت، نادانی، بے وقوفی ہے۔ کیونکہ آئندہ کا حال کسی کو معلوم نہیں کہ کب نزع کا عالم طاری ہو جائے اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے۔ مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع کا شعر ہے

ظالم ابھی ہے فرصتِ توبہ، نہ دیر کر
وہ بھی گِرا نہیں، جو گِرا پھر سنبھل گیا

حدیث مبارک میں حضورﷺ کا اِرشاد ہے:

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَ عَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ هَوَاهَا وَ تَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ

(ترمذی:۲/۲/۷، ابواب صفة القیامة)

''عقل مندی'' کی سند دربارِ رسالت سے اس شخص کو عطا ہورہی ہے جس نے اپنے نفس کا حکم نہیں مانا اور مابعد الموت کے لیے عمل کیا اور ''بے وقوف'' وہ ہے جو اپنے نفس کو اس کی خوشیوں کے پیچھے لگائے رکھے اور اللہ تعالیٰ سے لمبی لمبی اُمیدیں لگائے رکھے۔ جتنے بھی گناہ ہوں سب توبہ کرنے سے معاف ہو سکتے ہیں۔

ترمذی شریف ابواب الدعوات میں حضرت انس سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَ رَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْکَ وَ لَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ وَ لَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً

(ترمذی:۲/۴/۱۹، باب الدعوات)

''میں نے رسول اللہﷺ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے انسان! بیشک تو جب تک مجھ سے دُعا کرتا رہے گا اور مجھ سے اُمید لگائے رہے گا، میں تجھ کو بخشوں گا، تیرے گناہ جو بھی ہوں اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں، پھر بھی تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں۔ اے انسان! اگر تو اتنے گناہ لے کر میرے پاس آئے جس سے ساری زمین بھر جائے، پھر مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناتا ہو، تو میں اتنی ہی بڑی مغفرت سے تجھ کو نوازوں گا جس سے زمین بھر جائے''۔

یہ حدیث مؤمن بندوں کے لیے اعلانِ عام ہے جو شہنشاہِ حقیقی کی طرف سے نشر کیا گیا ہے۔ انسانوں سے لغزشیں اور خطائیں ہو جاتی ہیں، احکام کی ادائیگی میں خامی رہ جاتی ہے، مواظبت اور پابندی میں فرق آجاتا ہے، چھوٹے بڑے گناہ بندہ اپنی نادانی سے کر بیٹھتا ہے۔ اللہ پاک نے اپنے بندوں کی مغفرت کے لیے یہ نسخہ تجویز فرمایا ہے کہ عجز و انکساری کے ساتھ بارگاہِ خداوندی میں مضبوط اُمید رکھتے ہوئے مغفرت کا

سوال کرو، دِل میں شرمندہ و پشیمان ہو، کہ ’’ہائے مجھ ذلیل وحقیر سے مولائے کائنات خالقِ موجودات تبارک وتعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی ہوگئی‘‘ اور آئندہ کے لیے گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرے، اس پر اللہ جل شانہٗ مغفرت فرمادیتے ہیں۔اور فرماتے ہیں کہ لَا اُبَالِیْ یعنی بخشنے میں مجھ پر کوئی بوجھ نہیں، مجھے کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں ہے، نہ بڑے گناہ بخشنے میں کوئی مشکل نہیں، نہ چھوٹا گناہ معاف کرنے میں کوئی مانع ہے۔ ؎

’’اِنَّ الْکَبَائِرَ فِی الْغُفْرَانِ کَاللَّمَمِ‘‘

(قصیدۃ البردہ للامام البوصیری، البیت:۱۵۵، دار الیمامۃ دمشق)

[یعنی ’’مغفرت کے لیے گناہِ کبیرہ اور گناہِ صغیرہ دونوں برابر ہیں‘‘۔]

گناہوں کی کثرت کی دو مثالیں ارشاد فرماتے ہوئے مؤمنین کو مزید تسلی دی اور فرمایا کہ: اگر تیرے گناہ اس قدر ہوں کہ ان کو جسم بنایا جائے اور وہ زمین سے آسمان تک پہنچ جائیں اور ساری فضاء (آسمان وزمین کے درمیان) کو بھر دیں، تب بھی مغفرت مانگنے پر میں مغفرت کر دوں گا۔اور اگر تیرے گناہ اس قدر ہوں کہ ساری زمین ان سے بھر جائے، تب بھی میں بخشنے پر قادر ہوں اور سب کو بخشتا ہوں، تیرے گناہ زمین کو بھر سکتے ہیں تو میری مغفرت بھی زمین کو بھر سکتی ہے۔ بلکہ اس کی مغفرت تو بے انتہاء ہے آسمان وزمین کی وسعت اور ظرفیت اس کے سامنے ہیچ در ہیچ ہے، البتہ کافر ومشرک کی بخشش نہ ہوگی، جیسا کہ حدیث شریف کے آخر میں بطورِ شرط کے فرمایا ہے: ’’لَا تُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا‘‘، اور قرآن شریف میں ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ

(سورۃ نساء:۴۸)

’’بے شک اللہ نہیں بخشے گا اس کو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے اور اس کے سوا دوسرے جتنے گناہ ہیں جس کے لیے وہ چاہے گا بخش دے گا‘‘۔

’’کافر ومشرک‘‘ کی کبھی بھی مغفرت نہ ہوگی یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔’’مؤمن بندہ‘‘ سے جتنے بھی گناہ ہوجائیں اللہ کی رحمت اور مغفرت سے کبھی ناامید نہ ہو، توبہ واستغفار میں لگا رہے اور مغفرت کی پختہ اُمید باندھے رہے۔ (ماٴخذ: استغفار کے ثمرات)